مقالات ومضامین

چوتھی اور آخری قسط

پاکستان کے لیے مثالی نظام تعلیم کی تشکیل

تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں

مولانا ڈاکٹر صلاح الدین ثانی

معاشرے کے چار طبقوں کیلئے مثالی نظام تعلیم کا لائحہ عمل تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں: آپ ﷺ نے معاشرے کے جملہ افراد کے لئے قابل تقلید نمونہ چھوڑا ہے، جنہیں بنیاد بنا کر چاروں طبقوں بچوں، جوانوں، خواتین اور معذوروں کے لئے مثالی تعلیمی طریقہ کار وضع کیا جاسکتا ہے۔

بچوں کیلئے تعلیم: اللہ تعالیٰ نے اولاد کو دنیا کی زینت قرار دیا ہے۔(۲۰۴) محققین نے بعد از ولادت کی انسانی زندگی کو چار حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ ا۔ پہلے مرحلہ کو ''صبی غیر ممیز'' کہا ہے، یہ سات سال کی عمر تک ہے۔(۲۰۵) اس میں بھی دودھ پینے والے بچے کو ولید دودھ چھوڑنے والے کو فطیم کہا جاتا۔(۲۰۶) ۲۔ دوسرے مرحلہ کو ''صبی ممیز'' کہا جاتا ہے۔ یہ سات سال کی عمر سے بلوغت تک کی عمر ہے۔(۲۰۷) ماہرین نفسیات نے انسانی بالیدگی اور نشو کو چار حصوں پر تقسیم کیا ہے۔ ا۔ پیدائش سے چھے سال تک Infancy Period، ۲۔ سات سے بارہ سال تک Child Hood، ۳۔ بلوغ یعنی بارہ تا انیس Adolcsence، ۴۔ جوانی بیس سے اوپر تک Adult (۲۰۸)، بچے کی عمر اثرات قبول کرنے کے اعتبار سے انتہائی اہم ہوتی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا۔ کل مولود یولد علی الفطرة فأبواه یهودانه أو ینصرانه أویمجسانه۔ (۲۰۹) ہر بچہ فطرتاً مسلمان پیدا ہوتا ہے، پھر اس کے والدین (ماحول) اس کو نصرانی، یہودی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔ آپ ﷺ کو بچوں سے بالخصوص یتیم بچوں سے بہت محبت تھی، آپ ﷺ خود بچوں کی تعلیم و تربیت فرماتے تھے۔ عمر بن أبی سلمہ کو تعلیم دیتے ہوئے فرمایا: یاغلام سم اللّٰه وکل بیمینك وکل ممایلیك (۲۱۰) بسم اللہ پڑھ کر کھانا دائیں ہاتھ سے اپنے سامنے سے کھاؤ، آپ ﷺ نے والدین کو حکم دیا: اکرم ولدك واحسن ادبه (۲۱۱) اپنے بچوں کی اچھی تربیت کرو اور ان کی عزت کرو، آپ ﷺ نے بچوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: تعلموا العلم فان تکونوا صغار قوم فعسی ان تکونوا کبار قوم آخرین (۲۱۲) تم علم حاصل کرو اگر آج قوم میں سب سے چھوٹے ہو تو کل دوسرے لوگوں میں علم کی برکت سے تم بزرگ بن جاؤ گے۔ حسن بصری کا مقولہ ہے: طلب العلم فی الصغر کا لنقش فی الحجر (۲۱۳) بچپن میں علم حاصل کرنا ایسا ہے جیسے پتھر پر نقش کرنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا والد کی طرف سے اولاد کے لئے بہترین تحفہ علم وادب ہے۔(۲۱۴) اسلام میں بچوں ﷺ کی تعلیم و تربیت اور تادیب کی بہت زیادہ تاکید کی

گئی ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم اپنے بچوں کو سب سے پہلے لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ سکھاؤ اور موت کے وقت بھی لَا اِلٰـــہَ اِلَّا اللّٰہُ کی تلقین کرو، حضرات صحابہؓ و تابعین کا پسندیدہ معمول تھا کہ جب بچہ بولنے لگتا تھا تو اس کو سات بار لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھاتے تھے۔(۲۱۵) اور سات سے دس سال کی عمر تک بچوں کو قرآن اور دُعا وغیرہ کی اتنی تعلیم دے دیا کرتے تھے کہ وہ اس عمر میں باقاعدہ نماز ادا کریں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے فرمایا تھا کہ تم سات سال کے بچوں کو نماز کا حکم دو، اور دس سال کے بچوں کو نماز نہ پڑھنے پر تنبیہی مار، مارو۔(۲۱۷) اسلام سے پہلے بھی مدینہ میں یہودیوں کے بچوں کے تین مکتب قائم تھے، جہاں ابوسفیان بشر، اور اُبی قیس المعروف الکاتب تعلیم پر مامور تھے۔(۲۱۷) مدینہ میں واقع نو مساجد کے قرب وجوار میں بچوں کے لئے نو تعلیمی درسگاہیں، تعلیم قرآن کی موجود تھیں، جہاں لکھنا بھی سکھاتے تھے۔(۲۱۸) اور لکھنے کے لئے تختی استعمال ہوتی تھی۔(۲۱۹)

قاضی اطہر مبارکپوریؒ لکھتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں سب سے پہلے بچوں کی تعلیم کے لئے مکتب جاری کر کے اس میں معلم مقرر کیا۔ بعض لوگوں نے اس کو حضرت عمرؓ کی اوّلیات میں شمار کیا ہے۔ انّ اوّل مَن جمع الاولا دفی المکتب لتعلیم القرآن عمر بن الخطاب رضی اللّٰہ عنہ (۲۲۰) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے قرآن کریم کی تعلیم کے لئے بچوں کو مکتب میں جمع کیا ہے۔ المحلّی لابن حزم کی روایت میں ہے۔ کان بالـمدینة ثلاثة معلمین یُعلّمون الصبیان فکان عمر یرزق کلّ واحدٍ منهم خَمْسَةَ عَشرَ کلّ شهر (۲۲۱ھ) مدینہ میں تین معلم بچوں کو تعلیم دیتے تھے اور حضرت عمر ان میں سے ہر ایک کو ماہوار پندرہ درہم برائے خورد ونوش دیا کرتے تھے۔ مدینہ کے مکتب میں تعلیم دینے والے تین معلم یہ حضرات ہیں، نباتہ والبی عامر بن عبداللہ خزاعی، اور ابوسفیان، نباتہ الوالبی کے بارے میں امام بخاری نے تصریح کی ہے۔ وکان من المعلّمین علی عهد عمرؓ کوفی، رویٰ عنه سُوید بن غفلة۔ (۲۲۲) وہ حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں معلم تھے کوفہ کے رہنے والے تھے، ان سے سوید بن غفلہ نے روایت کی ہے۔ عامر بن عبداللہ خزاعی کے متعلق ''الفواکہ الدوانی علیٰ رسالة ابن ابی زید القیروانی '' میں لکھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے مکتب جاری کر کے عامر بن عبداللہ خزاعی کو بچوں کی تعلیم کا حکم دیا اور بیت المال سے ان کے لئے اجرت نہیں بلکہ وظیفہ جاری کیا، اور حکم دیا کہ کند ذہن بچے کے لئے تختی پر لکھیں اور ذہین بچے کو زبانی تعلیم دیں، اس حکم کے مطابق عامر بن عبداللہ صبح سے شام تک مکتب میں بیٹھتے رہے، لوگوں نے حضرت عمرؓ سے اس کڑی پابندی کے بارے میں بات کر کے اس میں تخفیف کرائی اور حضرت عمرؓ نے عامر بن عبداللہ کو حکم دیا کہ نمازِ فجر کے بعد (ضحیٰ عالی) دس گیارہ بجے تک اور ظہر کے بعد عصر تک تعلیم دیں، باقی وقت آرام کریں۔(۲۲۳)

حضرت عمرؓ قرآن کی تعلیم کے لئے ماہر استاذ مقرر کرتے تھے۔ آج کی اصطلاح میں جس نے مونٹیسوری ٹیچنگ کورس کیا ہو یا P.T.C یا C.T وغیرہ کیا ہو، وہ بچوں کا معلم بن سکتا ہے۔(۲۲۴) ابن الاخوہ نے مکتبوں کے اصول

وضوابط بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ محکمہ احتساب کی زیر نگرانی ہو، غیر شادی شدہ شخص بچوں کا مدرسہ نہ کھولے، سن رسیدہ ہونا چاہئے، بچوں کے اخلاق وعادات پر نظر رکھے، بچوں کو خوشخط لکھنے کی تاکید کرے۔(۲۲۵) پروفیسر بختیار لکھتے ہیں بچے کی غیر رسمی تعلیم کا گہوارہ خاندان ہوتا ہے، بچے کو پہلے کلمہ پھر نماز کی سورتیں پھر نماز پڑھائی جاتی تھی، سیرت النبی ﷺ پڑھائی جاتی تھی۔(۲۲۶) مولانا محمد میاںؒ نے بچوں کی تعلیم کے لئے تعلیم کے سولہ اصول تفصیل سے لکھے ہیں۔(۲۲۷) لکھتے ہیں: پرائمری تعلیم کے لئے مرد کے مقابلہ میں خواتین زیادہ بہتر ہیں۔(۲۲۸) مثالی نظام تعلیم کا اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ بچے جوانی میں قدم رکھتے ہی تعلیم سے فارغ ہو چکے ہوتے تھے، مولانا گیلانی نے لکھا ہے کہ اکبر کا نورتن فیضی ۱۴ سال، مولوی فضل حق ۱۳ سال، عبدالحیؒ ۱۷ سال، شاہ ولی اللہؒ ۱۰ سال، ملا مجود جونپوریؒ ۱۷ سال، قاضی ثناء اللہؒ ۱۸ سال کی عمر میں فارغ التحصیل ہو گئے۔(۲۲۹) اسلام نے بچوں کے حقوق اور تعلیم وتربیت پر جو توجہ دی ہے اسلام سے پہلے کسی مذہب یا تہذیب میں اس کا عشر عشیر بھی نہیں ملتا، اس پر میرا تحقیقی مقالہ جو سات طویل قسطوں میں شائع ہو چکا ہے ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔(۲۳۰)

جوانوں اور بوڑھوں کیلئے تعلیم: اسلام نے سب سے پہلے تعلیم بالغاں کا تصور پیش کیا اور اسے رائج کیا، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عمر میں ایک سال بڑے تھے، بلا تکلف آپ ﷺ سے اسلامی علوم کی تعلیم حاصل کرتے تھے، یہی مثال سلمان فارسی و دیگر صحابہؓ نے قائم کی۔(۲۳۱) درسگاہ نبوی ﷺ کے عام طلبہ سن رسیدہ ہوتے تھے اور انہوں نے بڑی عمر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلیم پائی، امام بخاریؒ نے تصریح کی ہے: اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی کبر سنھم۔(۲۳۲) ان میں انتہائی عمر دراز بھی ہوتے تھے جن کے قویٰ جواب دے چکے ہوتے تھے، ایسے سن رسیدہ اور بوڑھے حضرات مجلس نبوی ﷺ میں اپنی معذوری ومجبوری بیان کر کے دین کی تعلیم حاصل کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی شیخوخت کا لحاظ فرماتے ہوئے، ان کے مناسب حال تعلیم دیتے تھے، وفد بکاء میں حضرت معاویہؓ بن ثور سو سال کے تھے، اور اپنے بچے بشر کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے تھے، اور خیر وبرکت لے کر واپس ہوئے، قبیصہؓ بن مخارق کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ﷺ نے آنے کا سبب دریافت فرمایا تو میں نے کہا: کبر سنی، ورق عظمی، فاتیتك لتعلمنی ماینفعنی اللہ به میری عمر زیادہ ہو چکی ہے، ہڈی کمزور ہو چکی ہے، میں اس حال میں آپ کے پاس آیا ہوں تاکہ مجھے ایسی بات بتا دیں جس سے اللہ تعالیٰ مجھ کو نفع دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے قبیصہ! اگر تم صبح کو تین بار سبحان اللہ العظیم وبحمدہ کہو گے تو تم جس حجر، شجر اور مدر کے پاس سے گزرو گے سب تمہارے لئے استغفار کریں گے اور تم اندھے پن، جذام اور فالج سے محفوظ رہو گے، نیز تم یہ دعا پڑھتے رہو، اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ مِمَّا عِنْدَكَ وَاقضِ عَلَیَّ مِنْ فَضْلِكَ، وَانْشر عَلَیَّ مِن رَّحْمتِكَ، وَأَنْزِلْ عَلَیَّ مِنْ بَرَکٰتِكَ۔(۲۳۳)

ابو ریحانہ شمون ازدیؓ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ سے عرض کیا کہ مجھے قرآن پڑھنے میں مشقت

ہوتی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم کثرت سے نماز پڑھا کرو۔ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ کر کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے پڑھائیے، آپ ﷺ نے کہا کہ تم ذوات الراء کی تین سورتیں پڑھ لو، اس نے کہا کہ: کبر سنّی، واشتد قلبی، وغلظ لِسانی۔ (۲۳۴) میری عمر زیادہ ہو چکی، دل سخت ہو گیا ہے اور زبان موٹی ہو گئی ہے۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا تم ذوات حم کی تین سورتیں پڑھ لو، اس نے اس پر بھی وہی جواب دیا، تو آپ ﷺ نے کہا کہ تم ذات السبحات کی تین سورتیں پڑھ لو، اس نے اپنی بات دہراتے ہوئے کہا کہ: اقرئنی سورۃ جامعۃً (آپ ﷺ مجھے ایک جامع سورت پڑھا دیں) اس پر آپ ﷺ نے ان کو سورۂ ''اذا زلزلت'' پڑھائی، اس کو پڑھ کر انہوں نے کہا کہ قسم ہے اس سے زیادہ نہیں پڑھ سکتا، آپ ﷺ نے فرمایا قد افلح الرجل اتنی تعلیم حاصل کر کے بھی کامیاب ہو گیا۔ (۲۳۵)

خواتین کیلئے تعلیم: اسلام نے بلا تخصیص جنس و صنف سب کو مساوی حیثیت میں تعلیم کا حق دیا ہے، ارشاد ربانی ہے والذین أوتوا العلم درجات (۲۳۶) جو صاحب علم ہیں، خواہ مرد ہوں یا عورت، اللہ نے سب کے درجات بلند کئے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم (۲۳۷) ہر مسلمان (مرد عورت پر) علم حاصل کرنا فرض ہے، اسلام دنیا کا واحد مذہب ہے جو حصول علم کو فرض قرار دیتا ہے، ابو سعیدؓ الخدری کی روایت ہے خواتین نے الگ تعلیمی نشست کا مطالبہ کیا تو آپ ﷺ نے ان کا مطالبہ قبول کر کے فرمایا: اجتمعن کذا و کذا فی مکان کذا و کذا۔ (۲۳۸) یعنی فلاں فلاں دن، فلاں فلاں جگہ جمع ہو جایا کرو، جب جمع ہو جاتیں تو آپ انہیں لیکچر دیتے تھے، صحابہ کرامؓ آپ ﷺ سے تعلیم حاصل کر کے اپنے گھر جا کر گھر کی خواتین کو وہی تعلیم سکھایا کرتے تھے۔ (۲۳۹) آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنی لونڈی کو فَیُحسِنُ تعلِیمَهَا ویُؤدِّبُهَا۔ (۲۴۰) اچھی تعلیم و تربیت دے، تو اس کے لئے ڈبل ثواب ہے، خود آپ ﷺ نے اپنی بیوی حفصہؓ کو حکم دیا کہ: شفاء العدویہؓ سے لکھنا پڑھنا سیکھ لو۔ (۲۴۱) حضرت اسماء بنت یزیدؓ کو خواتین نے نمائندہ بنا کر بھیجا، انہوں نے جتنے سوالات پوچھے آپ ﷺ نے سب کے جوابات دیئے۔ وہ خوش ہو کر واپس ہوئیں، آپ ﷺ نے صحابہؓ کے سامنے خاتون کی تعریف بھی فرمائی۔ (۲۴۲)

اسی تعلیم و تربیت کا نتیجہ تھا کہ بڑی بڑی صاحب علم خواتین پیدا ہوئیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: خذوا نصف دینکم عن هذه الحمیراء عائشہؓ سے نصف دین سیکھو، ابو رافع نے زینب بنت ابو سلمہؓ کو سب سے زیادہ فقیہ عورت قرار دیا۔ (۲۴۳) خواتین علم کے حصول کے ساتھ دستی فنون پر بھی عبور حاصل کرتی تھیں، کتانی نے خواتین کی تعلیم پر تفصیل سے لکھا ہے۔ (۲۴۴) اور ۲۳ سے زائد کاموں کی نشاندہی کی ہے۔ جو خواتین عہد نبوی ﷺ میں کیا کرتی تھیں۔ (۲۴۵) امام غزالیؒ نے لکھا مرد اور خواتین کا ایک دوسرے سے پردہ کے ساتھ علم حاصل کرنا جائز ہے۔ (۲۴۶) سورۂ احزاب میں بھی حجاب کے ساتھ رابطہ کی اجازت دی گئی ہے۔ (۲۴۷) اسی تعلیمات نبوی ﷺ کا نتیجہ ہے عالمات، محدثات، فقیہات، مفتیات، قاریات، واعظات خواتین پیدا ہوئیں، تفصیلات کے لئے دیکھئے (۲۴۸) اندلس اور برصغیر میں بھی بے شمار اہل

علم خواتین پیدا ہوئیں دیکھئے۔(۲۴۹)

اس کے مقابلہ میں مغربی مفکر روسو کا خیال تھا کہ خواتین کو اعلیٰ تعلیم کی ضرورت ہی نہیں (۲۵۰) جیسا کہ ہندوؤں کے خیالات آپ ملاحظہ کر چکے ہیں، اسلام خواتین کو چراغ خانہ بنانا چاہتا ہے، شمع انجمن نہیں:

حامدہ چمکی نہ تھی انگلش سے جب بیگانہ تھی
اب ہے شمع انجمن پہلے چراغ خانہ تھی

معذوروں کی تعلیم: یعنی ذہنی پسماندگی Mental Retardation جزوی یا کلی طور سے ذہنی وجسمانی نشوونما میں تعطل، حواس خمسہ میں پسماندگی، معذوری ہے۔(۲۵۱) معاشرہ کا یہ وہ طبقہ ہے جس میں نابینا، ہاتھ پاؤں یا زبان سے معذور افراد خنثیٰ مشکل (ہیجڑے) دماغی معذور شامل ہیں، دنیا کو آج ان کا خیال آیا ہے، جبکہ محسن انسانیت نے چودہ سو سال قبل ہماری رہنمائی فرمادی تھی، ابن جوزیؒ کے مطابق تین انبیاء حضرت اسحٰق، حضرت یعقوب اور حضرت شعیب علیہم السلام نابینا گزرے ہیں۔ گیارہ صحابہؓ اور تین تابعینؒ کا تذکرہ کیا ہے۔(۲۵۲) حضرت ابن عباسؓ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے میری آنکھوں کا نور لے لیا، لیکن میری دیگر صلاحیتوں سماعت، طاقت، ذکاوت میں اضافہ کر دیا۔(۲۵۳) یہی وجہ ہے نابینا زیادہ حافظ قرآن ہوا کرتے تھے، نواب صدیق حسنؒ نے بھوپال میں ایسے افراد کی تعلیم وکفالت کے لئے ادارہ قائم کر دیا تھا۔(۲۵۴) اسلام میں معذوروں کا اس درجہ خیال رکھا گیا کہ ابن اُم مکتومؓ سے معمولی سی بے رخی برتنے پر سورۂ عبس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر عتاب کیا گیا۔(۲۵۵) مرزا بسم اللہؒ نے ہندوستان میں مزید تین معذوروں کے مدارس کا ذکر کیا ہے۔ ایک مدرسہ میسانا گجرات کا دوسرا بڑودہ کا تیسرا مدراس کا۔(۲۵۶) بہادر یار جنگ نے نابینا علماء اور ان کی خدمات پر مستقل کتاب لکھی ہے، فقہاء نے معذوروں کے جملہ فقہی احکامات کتابوں میں لکھے ہیں۔(۲۵۷) جس سے اندازہ ہوتا ہے تعلیمات نبویہ کی رہنمائی اس شعبہ میں بھی موجود ہے، حتی کہ ہیجڑے جنہیں آج معاشرہ اپنا حصہ بنانے پر تیار نہیں ہے، ان کے بھی فقہاء نے تفصیلی احکامات بیان کئے ہیں دیکھئے۔(۲۵۸) سید احمد شہیدؒ کے قافلہ کے بہت سے مجاہد پاک باز ہیجڑے بھی تھے، ضرورت ہے کہ ان کے لئے تعلیمی نصاب پر توجہ دی جائے اور زیادہ سے زیادہ ان کے ادارے قائم کئے جائیں اور انہیں معاشرے کا فعال حصہ بنایا جائے، جس میں تعلیم کے ساتھ ہاتھ کے ہنر بھی سکھائے جائیں اور معذوروں کے کوٹہ پر سختی سے عمل کرایا جائے، تعلیمات نبویہ کی روشنی میں کفالت کی جائے۔

تعلیم کیساتھ مثالی تربیت: مقالہ کے عنوان میں اگرچہ تعلیم کے ساتھ تربیت کا لفظ نہیں ہے، لیکن اسلامی تعلیمات میں تعلیم اگر جسم ہے تو تربیت اس کی روح ہے، اس لحاظ سے تربیت کے بغیر مثالی تعلیم کا تصور اور حصول مقصد ناممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مقاصد بعثت نبوی ﷺ کا ذکر کرتے ہوئے: یتلوا علیھم آیاتہ ویز کیھم۔ (۲۵۹) کہہ کر

نبوت کا فریضہ قرار دیا کہ تعلیم کے ساتھ طلبہ کی تربیت بھی کریں، آپ ﷺ معلم کے ساتھ مربی بھی تھے، تربیت کا لفظ اضافہ، اصلاح اور اہل بنانے کے معنی میں آتا ہے۔(۲۶۰) بقول بیضاویؒ معنی ہیں رفتہ رفتہ کمال تک پہنچانا۔(۲۶۱) یہی امام راغبؒ کی رائے ہے۔(۲۶۲) انگلش میں تربیت کے لئے Traning کا لفظ آتا ہے۔لہٰذا تربیت کی تعریف یہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندر جو فطرت سلیمہ اور متنوع استعداد ودیعت کی ہے اس کی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق حفاظت کرنا اور اس میں رفتہ رفتہ اضافہ کرنا یہاں تک کہ وہ درجہ کمال تک پہنچ جائے۔تربیت کا موضوع انسان ہے،اس سے غرض یہ ہے کہ انسان کائنات کی ذمہ داریوں کو (تعلیمات نبویہ ﷺ) کی روشنی میں ادا کرے۔(۲۶۳) مغرب میں تربیت ثانوی درجہ کی چیز ہے اس لئے وہ اسے ہم نصاب سرگرمیاں Co-Curricular Activities یا Extra Curricular کہتے ہیں۔تعلیم میں تربیت کی اہمیت کا اسی سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ آپ ﷺ کے مقاصد بعثت میں سب سے اہم مقصد قرار دیا گیا ہے۔(۲۶۴) قرآن کریم کی متعدد آیات میں تربیت کے ماخذ تعلیمات نبویہ ﷺ ہیں، یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت۔یہ تربیت شریعت پر عمل کر کے اللہ کی عبادت کر کے تعلیمات نبوی ﷺ کا مطالعہ کر کے حاصل ہوسکتی ہے۔(۲۶۵) تربیت کی اساتذہ، معاشرہ اور طلبہ تینوں کو ضرورت ہے، اس پر میں نے ایک تحقیقی مقالہ بعنوان ''عصر حاضر کے نظامِ تعلیم میں اساتذہ وطلباء کی ضرورت اور اس کا طریقہ کار'' لکھا تھا، جو جامعہ کراچی کے رسالہ المعارف الاسلامیہ میں شائع ہو چکا ہے۔(۲۶۶) اس موضوع پر امام غزالیؒ، ابن خلدونؒ، قاضی جماعۃؒ بھی تفصیل سے لکھ چکے ہیں۔ضرورت عملاً نصاب کا حصہ بنانے کی ہے۔

پٹائی اور تربیت کا طریقہ کار: ماہر تعلیم مولانا فضل اللہؒ نے ماوراء النہر کے حاکم کو جو ہدایات لکھ کر دیں تھیں، اس میں ایک یہ تھی کہ شیخ الاسلام بچوں کی نگرانی کے لئے جاسوس مقرر کرے جو غلط کام کرے، اسکو پکڑ کر خوب رسوا کرے، بلکہ شہر بدر کرے۔(۲۶۷) طلبہ کو نماز پابندی سے پڑھوائے۔(۲۶۸) اگر طالب علم تعلیم میں دلچسپی نہ لے تو مرحلہ وار اس کے ساتھ سختی کرے، لیکن پٹائی نہ کرے۔(۲۶۹) یہی افلاطون (۲۷۰) ابن خلدونؒ (۲۷۱) اور ابن ماجہؒ کی رائے ہے۔(۲۷۲)

مثالی نظامِ تعلیم کی تشکیل کیلئے اصولی تجاویز کا خلاصہ

پہلا مرحلہ: میں اپنے اٹھارہ سالہ تدریسی وتحقیقی تجربہ کی روشنی میں سمجھتا ہوں۔اگر ہم فی الحقیقت نظام تعلیم کی تبدیلی کے خواہاں ہیں اور اسے قومی ومذہبی امنگوں کا آئینہ دار بنانا چاہتے ہیں، تو سب سے ا۔ پہلا کام یہ کرنا چاہئے کہ تعلیم کے تمام شعبوں کے لئے صوبائی سطح پر تعلیمی کمیٹیاں قائم کی جائیں،۲۔کمیٹی میں ایسے افراد لیے جائیں جو علمی یا عملی کام کر چکے ہوں، اور اس کا ثبوت فراہم کریں،۳۔بیوروکور وکلیم اشتہار کے ذریعہ بھی ایسے نام مانگ سکتا ہے،۴۔اس میں پرائمری،

سیکنڈری، ہائر سیکنڈری، ڈگری اور پوسٹ گریجویٹ کی الگ الگ کمیٹیاں بنیں گی، ۵۔جن کے اخراجات متعلقہ شعبے برداشت کریں گے، ۶۔لیکن یہ یقینی بنایا جائے کہ وہ من پسند افراد کی بھرتی نہ کر سکیں اور ہر سبجکٹ کا ماہر نصابی امور انجام دے، ۷۔صوبہ کی سٹی کونسلوں سے بھی نمائندگی لی جائے، یہ مانیٹر کرے گی، ۸۔یہ کمیٹی ایک سال میں کام مکمل کرے گی اور آئندہ دس سالوں یا کم از کم پانچ سالوں تک ان کے تیار کردہ سلیبس کو تحفظ دیا جائے گا، ۹۔ہر کمیٹی میں اسی شعبہ کا ایک استاذ لازماً لیا جائے، مثلاً پرائمری کے لئے پرائمری کا ایک استاذ لیا جائے۔

دوسرا مرحلہ: مثالی معلم تیار کرنے کے لئے ضروری ہے، ۱۔پبلک سروس کمیشن سے منتخب ہونے کے بعد کالج اساتذہ کو ٹریننگ دی جائے، ۲۔اور اگلی ترقی مشروط ہو مقالات و کتب کے ساتھ اور کالج کے سبجکٹ رزلٹ کے ساتھ، ۳۔پنجاب کی طرز پر ترقی کا فور ٹائر فارمولا عملاً نافذ کیا جائے، تاکہ باصلاحیت اساتذہ پبلک سروس کمیشن کے ذریعہ جلد اگلا گریڈ حاصل کر سکیں اور نااہل اسی گریڈ پر رہیں، اس مسابقت کے نتیجہ میں ماحول بہتر ہوگا، ۴۔اساتذہ کی تنخواہیں مہنگائی کے تناسب سے بڑھائی جائیں تاکہ وہ معاشی استحکام کے ساتھ کچھ تحقیقی کام کر سکیں، ۵۔کالجز کے تجربہ کو یونیورسٹی کے ہر عہدہ کے لئے اہل سمجھا جائے تاکہ اچھے لوگ یونیورسٹی میں جائیں، یونیورسٹی کے افراد کی اپنی اجارہ داری ختم ہو اور مسابقت کا ماحول قائم ہو، ۶۔پچھلے بیس سالوں سے Ph.D الاؤنس پندرہ سو ہے، جس کی وجہ سے اساتذہ کو شوق نہیں پیدا ہوتا، اسے پانچ ہزار کیا جائے تاکہ زیادہ پی ایچ ڈی پیدا ہوں، ۷۔اساتذہ کی بھرتی کے وقت اسلامیات اور مطالعہ پاکستان کا ٹیسٹ لازمی قرار دیا جائے تاکہ منفی افراد کی حوصلہ شکنی ہو، ۸۔اساتذہ اگر اپنے فرائض ادا کرنے کے بعد پارٹ ٹائم مزید کسی ادارہ میں تحقیق یا تدریس کا فریضہ انجام دیں تو اس کی اجازت دی جائے، البتہ جو لوگ کسی شعبہ میں عہدہ دار ہوں انہیں اس کی اجازت نہ دی جائے، ۹۔ملک میں جتنے بھی پی ایچ ڈی ہیں سب کو فوری طور سے گریڈ 17 کی ملازمت فراہم کر دی جائے۔

تیسرا مرحلہ: ۱۔حکومت نے پرائمری تعلیم لازمی کر کے اچھا قدم اٹھایا ہے، لیکن ضروری ہے کہ پہلے ہر ایک کلومیٹر میں ایک اسکول بھی قائم کرے، ۲۔یہ اسکول مزارات کے کمروں، مساجد اور سرکاری خالی عمارتوں میں فوری طور سے قائم کئے جائیں اور ان میں ترجیحی طور سے انہی افراد کو استاذ رکھا جائے جو اسکول کے زیادہ نزدیک رہتے ہوں، ۳۔ڈی نیشنلائزیشن کا سلسلہ روکا جائے، ۴۔جن سرکاری کالجز کی عمارتیں کسی ایک وقت خالی رہتی ہوں ان میں دوسری شفٹ جاری کی جائے۔

چوتھا مرحلہ: دو قومی نظریہ کی ترقی، مذہبی و قومی ہم آہنگی کے لئے طویل المیعاد نصاب تیار کیا جائے، جس سے حب الوطنی کے ساتھ اسلام کی محبت اور جذبہ مسابقت کے ساتھ نشاۃ ثانیہ کی طرف پیش قدمی کر سکیں، ۱۔ملک میں رائج تمام شعبوں میں اسلامیات کو لازمی مضمون قرار دیا جائے، اسلامیات کا ایک حصہ یکساں ہو جس میں ارکان اسلام اور توحید و رسالت

(سیرت) کی بنیادی تعلیم ہو، دوسرے حصہ میں اسلامیات کے اس حصہ کو شامل کیا جائے، جس کا اس شعبہ سے تعلق ہو، مثلاً سائنس پڑھانے والوں کو مسلم سائنس دان اور قرآن و سائنس پڑھایا جائے، ادب پڑھنے والوں کو اسلامی ادب اور اسلام میں ادب کی اہمیت پڑھائی جائے، میں جب جامعہ ازہر میں پڑھ رہا تھا ایک عربی ادب کے طالب علم سے میں نے طنزاً کہا والشعراء یتبعھم الغاوون۔ (۲۷۳) اس نے جواباً شعراور ادب کی افادیت پر بے شمار قرآن و حدیث سے دلائل پیش کر کے حیران کر دیا، اس لئے کہ وہاں ہر شعبہ میں متعلقہ اسلامیات بھی پڑھائی جاتی ہے، خواتین کو جو اسلامیات پڑھائی جائے اس میں دوسرا حصہ خاص خواتین سے متعلق ہونا چاہیے، بالخصوص ان کے اسلامی حقوق اور عائلی معاملات سے متعلق، میڈیکل کے طلبہ کے لئے اسلامیات کی حصہ دوم طب نبوی مسلم مرد و خواتین کی طبی خدمات اور اسلام میں اس کی اہمیت پر مشتمل ہو، ۲۔ پورے ملک میں ایک نصاب تعلیم رائج کرنے کے لئے حکومت اثر و رسوخ استعمال کرے یا کم از کم ایک کو دوسرے کے برابر لے آئے، ۳۔ پورے ملک کے طلبہ و طالبات کے یونیفارم ایک کلر میں بنائے جائیں تاکہ طلبہ احساس کمتری کا شکار نہ ہوں، ۴۔ معذوروں کے لئے ہر ٹاؤن میں ایک ادارہ قائم کیا جائے، جس کی کفالت بیت المال اور زکوٰۃ فنڈ سے کی جائے، وہاں تعلیم کے ساتھ ہنر سکھایا جائے اور اسلامیات کے حصہ دوم میں معذوروں کے فقہی احکام پڑھائے جائیں، ۵۔ ہیجڑے فحاشی کا بہت بڑا حصہ ہیں، انہیں اس میں ضم کر کے اخلاقی و مذہبی تعلیمات سے روشناس کر کے معاشرہ کا صالح و فعال حصہ بنایا جائے، ۶۔ جہاں تک دینی مدارس کا تعلق ہے تو برصغیر کی ایجوکیشن تاریخ کے ماہر مولانا مناظر احسن گیلانیؒ کی رائے ہے بی اے تک کالج و مدارس کا نصاب ایک کر دیا جائے، ایم اے میں جو مولوی بننا چاہے وہ علوم اسلامی میں اختصاص کرلے جو مسٹر بننا چاہے وہ اپنی مرضی کے سبجکٹ اختیار کر لے، اس طرح بقول مولانا (گیلانی) ہر مولوی مسٹر ہوگا اور ہر مسٹر مولوی۔ (۲۷۴) اسی سے ملتی جلتی آراء مولانا ابوالحسن علی میاںؒ، ڈاکٹر محمود احمد غازی اور ڈاکٹر حمید اللہ کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں شیخ الاسلام پاکستان علامہ شبیر احمد عثمانیؒ کا بھی یہی خواب تھا، ایک موقع پر آپ نے آٹوگراف دیتے ہوئے شعر لکھا:

تم شوق سے کالج میں پڑھو پارک میں جھولو
مگر اللہ کو اور اپنی حقیقت کو نہ بھولو

لیاقت علی خاں مرحوم نے کہا تھا علامہ عثمانیؒ کبھی کبھی جو ہم پر خفا ہوتے تھے وہ مولوی کو حکمراں نہیں بنانا چاہتے تھے، بلکہ حکمرانوں کو مولوی بنانا چاہتے تھے، ۷۔ مسلم سجاد نے بجا تجویز دی ہے کہ اگر جدید علوم خصوصاً سائنس پر اسلامی نقطہ نظر سے کتابیں تیار کر دی جائیں تو دینی مدارس از خود انہیں نصاب کا حصہ بنالیں گے۔ (۲۷۵) ۸۔ دینی مدارس کے طلبہ کو سفارت کاری کے قوانین پڑھا کر عرب ممالک میں سفیر یا معاون سفیر بنایا جاسکتا ہے، اس طرح عرب دنیا میں پاکستان کے روابط اور لابنگ مضبوط ہوگی، ۹۔ جیسا کہ میں اوپر لکھ چکا ہوں اسلام میں کسی زبان سیکھنے کی ممانعت نہیں ہے، انگریزی پر زور، ذہنی غلامی کے تحت دیا جاتا رہا ہے، لیکن آج یہ بین الاقوامی زبان ہے، عارضی پالیسی کے تحت اسے اپنالیا

جائے،۱۰۔اور کوشش کی جائے جدید علوم اردو میں منتقل ہو جائیں،۱۱۔اور وسطی ایشیاء جاپانی، فرانسیسی زبان کو اختیاری موضوعات میں شامل کرلیا جائے، یہ مستقبل کی ضرورت ہے۔۱۲۔ملک سے مخلوط تعلیم ختم کر کے ہر ضلع میں خواتین یونیورسٹی قائم کی جائے،۱۳۔فرقہ وارانہ بنیادوں پر مروجہ نصاب ختم کیا جائے، یہی فرقہ واریت کی بنیاد ہے۔

مثالی نظام تعلیم کے نفاذ کے فوائد و ثمرات:۱۔یکساں نصاب اور لباس، سے طبقاتی تقسیم کم ہو جائے گی،۲۔ہر شعبہ کی اسلامیات اس شعبہ میں پڑھائے جانے سے عوام کو اسلام کی ہمہ گیریت کا اندازہ ہوگا اور ہر شعبہ کے لوگ اسلام سے واقف ہوں گے،۳۔تعلیم کے ساتھ تربیت کا فائدہ احترام استاذ، علم، ادارہ، ملک اور عوام کی شکل میں ظاہر ہوگا،۴۔یکساں اسلامی تعلیم کے فروغ سے حب الوطنی کو فروغ لادینیت کا خاتمہ ہوگا، لسانی و فرقہ وارانہ تقسیم ختم ہو جائے گی،۵۔مخلوط تعلیم پرائمری کے بعد بالکل ختم کر دی جائے،۶۔خواتین کے اداروں کے لئے خواتین ہی کا تقرر کیا جائے تاکہ خواتین کو مساوی حیثیت میں آگے بڑھنے کا موقع ملے، اور خواتین اسلام کے حقوق سے خود مستفید ہو کر این جی اوز کے جالوں سے محفوظ رہیں،۷۔سیرت طیبہ کے مطالعہ اور فروغ سے فرقہ واریت کا خاتمہ ہوگا اور رواداری کو فروغ ملے گا، اس عنوان پر اس مقالہ میں صرف اشارات کئے گئے ہیں، ورنہ اس کی وسعت کا تو انسائیکلو پیڈیا ہی احاطہ کرسکتی ہے۔

إن فی آمال انفسنا طول— و فی اعمار نا قصر

ارشاد نبوی ہے: سَلُوْا اللّٰہَ عِلْماً نَافِعًا وَتَعَوَّذُوْابا للّٰہِ مِنْ عِلْمٍ لایَنْفَع (۲۷۶)

اللہ سے علم نافع مانگتے رہو اور علم غیر نافع سے اللہ کی پناہ مانگتے رہو۔

جو دعاء آپ ﷺ مانگا کرتے تھے وہی ہماری بھی دعا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنْ عِلْمٍ لا یَنْفَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لا یُسْمَع وَمِنْ قَلْبٍ لا یَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لا تَشْبَعُ (۲۷۷)

حواشی

(۲۰۴)البخاری، محمد بن اسماعیل صحیح البخاری، کتاب الزکوۃ اور نیل الأوطار ،ص/۶،ج/۶، (۲۰۵)عبدالرزاق، مصنف عبدالرزاق،ص/۳۸،ج/۶اوراحکام القرآن بصاص،ص/۳۶۲،ج/۲، (۲۰۶)سورۃ الاحزاب،۳۳/۶سنن دارمی کتاب الوصایا، ص/۸۱۷،ج/۲،مصنف عبدالرزاق،ص/۳۳۹،ج/۶، (۲۰۷)ماہنامہ ترجمان القرآن، لاہور جنوری،۱۹۹۵ء، ص/۴۵، (۲۰۸)ایضاً (۲۰۹) سورۃ المائدہ/۵، (۲۱۰)زیدان، الدکتور عبدالکریم، احکام الذمیین والمستأمنین فی دارالاسلام، بغداد عراق،۱۹۷۶ء،ص/۳۴۳، (۲۱۱)ایضاً،ص/۳۴۷، (۲۱۲)السخاوی، شمس الدین محمد بن عبدالرحمن۔ الأجوبۃ المرضیۃ فیماسئل السخاوی، الریاض دار الرأیۃ، ۱۴۱۸ھ،ص/۱۶، (۲۱۳)ایضاً،ص/۱۷، (۲۱۴) بھنسی، الدکتور احمد فتحی، الموسوعۃ الجنائیۃ فی الفقہ الاسلامی بیروت دارالنھضہ ، ص/۷۰،ج/۳، (۲۱۵)الشیبانی، محمد بن حسن شرح کتاب السیر، بیروت دارالکتب العلمیۃ ، ۱۹۹۷ء،ص/۱۴۰،ج/۱، (۲۱۶)غلام

حسین، حافظ، اسلامی حکومت میں اقلیتیں، ص/۴۵، (۲۱۷) سورۃ البقرہ/۲۵۶، (۲۱۸) غلام حسین حافظ، اسلامی حکومت میں اقلیتیں، ص/۴۹، (۲۱۹) سہ ماہی عالم اسلام اور عیسائیت، اسلام آباد، انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز، نومبر ۱۹۹۶ء، ص/۶، (۲۲۰) ایضاً، ص/۷، (۲۲۱) ایضاً، ص/۸ تا ۱۳، (۲۲۲) سورۃ الممتحنہ/۲، (۲۲۳) یہ مضمون ماہنامہ آگہی کراچی، اپریل ۱۹۸۸ء میں شائع ہوا ہے۔ (۲۲۴) حامد الانصاری، مولانا، اسلام کا نظام حکومت، ص/۳۹۹، (۲۲۵) سورۃ الحجر ۱۵/۲۰، (۲۲۶) سورۃ النباء، ۸/۷، ۱۱، (۲۲۷) سورۃ الزخرف ۴۳/۳۲، (۲۲۸) سورۃ طٰہٰ ۲۰/۱۲۴، (۲۲۹) حامد الانصاری، اسلام کا نظام حکومت، ص/۴۰۳، (۲۳۰) حمید اللہ، ڈاکٹر محمد، خطبات بہاولپور، ص/۲۸۷، (۲۳۱) سورۃ التوبۃ/۶۰، (۲۳۲) سورۃ لقمان/۱۴، سورۃ بقرہ/۸۳، (۲۳۳) سورۃ بقرہ/۸۳، (۲۳۴) سورۃ التوبۃ/۶۰، اور صحیح البخاری کتاب النفقات باب فضل النفقة علی الاهل حدیث نمبر ۵۳۵۳، اور صحیح مسلم کتاب الزهد باب فضل الاحسان علی الأرملة والمسکین والیتیم، حدیث نمبر ۲۹۸۲، (۲۳۵) دیکھئے سہ ماہی منہاج لاہور، دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری نسبت روڈ جولائی تا ستمبر ۲۰۰۱ء، (۲۳۶) سنن ترمذی کتاب البر والصلة باب ماجاء فی الستر علی المسلم، ۴/۳۲۶، (۲۳۷) القشیری، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم کتاب البر باب تحریم ظلم المسلم، ۷/۱۱، اور صحیح بخاری کتاب المظالم باب لا یظلم المسلم، ۳/۹۸، (۲۳۸) السیوطی، جلال الدین، جامع الصغیر، بیروت دار المعرفة، ۱۳۹۱ھ، ص/۱۷۹۱، ج/۲، (۲۳۹) ایضاً (۲۴۰) دیکھئے، ماہنامہ بزم قاسمی انٹرنیشنل سیرت نمبر جولائی، ۱۹۹۸ء، ۳۰، قل صفحات پر "خدمت کمیٹیوں کے لئے لائحہ عمل اُسوہ حسنہ کی روشنی میں" پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی کے نام سے شائع ہوا ہے۔ (۲۴۱) سورۃ الجمعۃ/۲، سورۃ آل عمران/۱۶۲، سورۃ بقرہ/۱۲۹، (۲۴۲) دیکھئے مقالہ شیر نوروز خان اسلام اور تعلیم کتابیات سہ ماہی فکر و نظر اسلام آباد، ج/۳۷ ش/ا ر جولائی ستمبر ۱۹۹۹ء، (۲۴۳) سورۃ بقرہ/۳۳ اور ۳۳، (۲۴۴) سورۃ النمل/۴۰، (۲۴۵) سورۃ المجادلۃ/۱۱، اور ۴۶، (۲۴۶) ابن ماجہ، أبو عبدالله محمد بن یزید، سنن ابن ماجه، بیروت دار احیاء التراث العربی ۱۳۹۵ھ، ص/۸۳، ج/۱، باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم (۲۴۷) ابو داود، سلیمان بن اشعث صحیح سنن أبی داود محمد ناصر الدین البانی مکتبة العربیة الدول الخلیج ۱۴۰۹ھ، ص/۶۹۴، ج/۲، حدیث نمبر ۹۶، اور صحیح البخاری، ص/۱۸۹، ج/۱، (۲۴۸) بخاری، محمد بن اسماعیل صحیح البخاری کتاب الکفالة باب جوار أبی بکر اور سیرت ابن ہشام، ص/۳۴۴، ج/۱، اور سیرت حلبیہ ص/۳۰۱، ج/۱، (۲۴۹) ابن حجر عسقلانی الاصابة فی تمییز الصحابة، ص/۹۰، ج/۲، فتوح البلدان لبلاذری، ص/۱۵۶، اور ۴۵۹، اور سیرت ابن ہشام، ص/۴۳۴، ج/۱، (۲۵۰) الترمذی، سنن الترمذی بیروت دار الکتب العلمیة، ۱۴۰۸ھ، حدیث نمبر ۳۵۹۹، (۲۵۱) ابن جریر طبری، تفسیر الطبری، ص/۵۳، ج/۱۱، (۲۵۲) ابن منظور۔ لسان العرب، ص/۴۱۹، ج/۸، (۲۵۳) ایضاً، ص/۲۰۲، ج/۵، (۲۵۴) ایضاً، ص/۲۵۸، ج/۱۴ اور لغات القرآن، ص/۱۰۸، ج/۱، (۲۵۵) سورۃ المائدہ/۶۷، (۲۵۶) سورۃ آل عمران/۱۱۰ اور ۱۰۴، (۲۵۷) البخاری محمد بن اسماعیل صحیح البخاری کتاب المغازی باب حجة الوداع ص/۱۲۷، ج/۵، (۲۵۸) الترمذی، ابو عیسیٰ سنن ترمذی، کتاب العلم باب ماجاء فی الحدیث عن بنی اسرائیل، ص/۴، ج/۵، (۲۵۹) سورۃ النحل/۱۲۵، (۲۶۰) سورۃ الانعام/۱۰۶، (۲۶۱) موسوعة نظرة النعیم، ص/۱۹۴۶ء (۲۶۲) محمد سعید، حکیم۔ پاکستان کے پچاس سال، مقالہ نگار کریم بخش خالد، کراچی ہمدرد فاؤنڈیشن ۱۹۹۷ء، ص/۱۱۴، (۲۶۳) سورۃ الاحقاف/۱۵، (۲۶۴) سورۃ الاسراء/۲۳، (۲۶۵) سورۃ نساء/۳۶، سورۃ الانعام/۱۵۱، (۲۶۶) سورۃ لقمان/۱۵، (۲۶۷) الترمذی ابو عیسیٰ، سنن ترمذی، حدیث نمبر ۱۸۹۷، (۲۶۸) الدمیاطی، شرف الدین عبد المومن، المتجر الرابح فی

ثواب العمل الصالح بیروت مؤسسة الرسالة ۱۹۹۰ء، ص/۳۴۸، (۲۶۹) ایضاً ص/۳۴۹، (۲۷۰) ایضاً ص/۳۵۱، (۲۷۱) ماہنامہ نوائے قانون اسلام آباد جولائی ۱۹۹۲ء، ص/۲۹۔۳۷، (۲۷۲) ماہنامہ ساحل کراچی اکتوبر ۱۹۹۹ء، ص/۶۸۔۷۰، (۲۷۳) سورۃ النور/۳۱، سورۃ الاعراف/۴۶، سورۃ مریم/۱۷، سورۃ الاحزاب/۵۳، (۲۷۴) سورۃ الاسراء ۱۷/۳۱، (۲۷۵) سورۃ ہود/۶، (۲۷۶) ماہنامہ ترجمان القرآن لاہور نومبر ۱۹۹۴ء، ص/۵۷۔۶۳، (۲۷۷) سلیمانی، حکیم عبدالوحید۔ خاندانی منصوبہ بندی لاہور مکتبہ قدوسیہ اردو بازار، ص/۹، اور ص/۱۵ اور ص/۱۹،

☆☆☆

خوشخبری

طالبات کیلئے نادر علمی تحفہ

وفاق کے نصاب کے مطابق صحیح مسلم کی مکمل اور جامع اردو شرح

انعامات منعم

لطالبات مسلم

مشائخ واساتذہ کی تصدیقات کے ساتھ

منظر عام پر آچکی ہے

تالیف

مولانا محبوب احمد

فاضل دارالعلوم کبیر والا

مدرس معہد الخلیل الاسلامی استاذ حدیث مدرسہ زینت البنات خطیب جامع مسجد نور کراچی

سائز 20X30/8 صفحات: 1188

رعائتی قیمت صرف: 200/ روپے

ناشر

مکتبہ الشیخ

4935493

سند و متن پر اعراب، ترجمہ، لغوی تحقیق، تشریح، حل تعارض،

معتبر عربی شروحات کا نچوڑ، عام فہم، وفاقی سوالات کے جوابات

رابطہ: 0300-8956022 - 021-5803020